خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

منگل | 3۔دسمبر 1996ء

روزنامہ الفضل ربوہ

فون 213029

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد46-81نمبر276 | منگل 21رجب۔1417ھ 3فتح 1375ھش 3دسمبر 1996ء

دعا کے ساتھ تدبیر کرنا بھی لازمی ہے

جو شخص نری دعا کرتا اور جدوجہد نہیں کرتا وہ بہرہ یاب نہیں ہوتا جیسے کسان بیج بو کر اگر جدوجہد نہ کرے تو پھل کا امیدوار کیسے بن سکتا ہے۔ اور یہ سنت اللہ ہے۔ اگر بیج بو کر صرف دعا کرتے ہیں تو ضرور محروم رہیں گے۔ مثلاً دو کسان ہیں ایک تو سخت محنت اور کلبہ رانی کرتا ہے یہ تو ضرور کامیاب ہو گا دوسرا کسان محنت نہیں کرتا یا کم کرتا ہے اس کی پیداوار ہمیشہ ناقص رہے گی جس سے شاید سرکاری محصول بھی ادا نہ کرسکے اور وہ ہمیشہ مفلس رہے۔ اسی طرح دینی کام ہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

توبہ کے معنے ہیں ندامت اور پشیمانی سے ایک بدکام سے رجوع کرنا۔ توبہ کوئی برا کام نہیں ہے۔ بلکہ لکھا ہے کہ توبہ کرنے والا بندہ خدا کو بہت پیارا ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا نام بھی توّاب ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب انسان اپنے گناہوں اور افعال بد سے نادم ہو کر پشیمان ہوتا ہے اور آئندہ اس بدکام سے باز رہنے کا عہد کرلیتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس پر رجوع کرتا ہے رحمت سے۔ خدا انسان کی توبہ سے بڑھ کر توبہ کرتا ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اگر انسان خدا کی طرف ایک بالشت بھر جاتا ہے تو خدا اس کی طرف ہاتھ بھر آتا ہے۔ اگر انسان چل کر آتا ہے تو خدا تعالیٰ دوڑ کر آتا ہے یعنی اگر انسان خدا کی طرف توجہ کرے تو اللہ تعالیٰ بھی رحمت، فضل اور مغفرت میں انتہاء درجہ کا اس پر فضل کرتا ہے، لیکن اگر خدا سے منہ پھیر کر بیٹھ جاوے تو خدا تعالیٰ کو کیا پروا۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 608)

سانحہ ارتحال

○ مکرم سید مصدق احمد شاہ صاحب دارالعلوم غربی ربوہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کے بڑے بھائی مکرم سید قربان حسین شاہ صاحب ریٹائرڈ ڈی ایس پی صدر جماعت احمدیہ ٹبہ بوٹے شاہ گجرات سابق ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ پاکستان مورخہ 96-11-10 بروز اتوار شام ساڑھے سات بجے وفات پا گئے 96-11-11 کو ان کے بیٹے سید ابدال حسین شاہ صاحب نے جنازہ پڑھایا اور آبائی قبرستان میں تدفین ہوئی۔ احباب سے موصوف کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

نکاح و تقریب شادی

○ محترمہ جویریہ مرزا صاحبہ بنت مکرم مرزا رفیق احمد صاحب لالہ رخ واہ کینٹ کا نکاح بہمراہ عزیز مکرم مبشر احمد جان صاحب ابن مکرم شیخ شان محمد صاحب صدر حلقہ مسلم ٹاؤن راولپنڈی بعوض پچاس ہزار روپے حق مہر مورخہ 96-10-11 بیت محمود واہ کینٹ میں مکرم ملک منصور احمد صاحب عمر مربی سلسلہ نے پڑھایا۔ عزیزہ جویریہ مرزا قدرت اللہ صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پوتی اور سید سردار حسین شاہ صاحب سابق آفیسر تعمیرات ربوہ کی نواسی ہے۔ شادی کی تقریب مورخہ 96-10-20 کو منعقد ہوئی اس موقعہ پر محترم ڈاکٹر لئیق احمد صاحب انصاری نے رشتہ کے بابرکت ہونے کی دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے مبارک فرمائے۔

ولادت

○ مکرم غلام احمد ناصر صاحب آفس سپرنٹنڈنٹ ریٹائرڈ رحمان کالونی ربوہ کی بیٹی نوشابہ عزیز اہلیہ عزیز الرحمان آف لندن کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 18۔1996ء نومبر 1996ء کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے بچی کا نام شکیلہ عطا فرمایا ہے۔ بچی مکرم عبدالرحمان صاحب ارشد صاحب وفات یافتہ کی پوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ بچی کو صحت والی زندگی اور خادمہ دین بنائے۔ آمین۔

سچی فرمانبرداری خدا تعالیٰ کا برگزیدہ بنا دیتی ہے

(حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب۔امام جماعت احمدیہ الاول)

ہر ایک سلیم الفطرت انسان کے قلب میں اللہ تعالیٰ نے یہ ایک بات حجت کے طور پر رکھ دی ہے کہ وہ ایک مجمع کے درمیان معزز ہو جاوے۔ گھر میں اپنے بزرگوں کی کوئی خلاف ورزی اس لئے نہیں کی جاتی کہ گھر میں ذلیل نہ ہوں۔ ہر ایک دنیا دار کو دیکھتے ہیں۔ کہ محلہ داری میں ایسے کام کرتا ہے جن سے وہ باوقعت انسان سمجھا جاوے۔ شہروں کے رہنے والے بھی ہتک اور ذلت نہیں چاہتے۔ پھر اس مجمع میں جہاں اولین و آخرین جمع ہوں گے۔ اس مقام پر جہاں انبیاء و اولیاء موجود ہوں گے۔ وہاں کی ذلت کون عاقبت اندیش سلیم الفطرت گوارا کر سکتا ہے۔ کیونکہ عزت و وقعت کی ایک خواہش ہے جو انسان کی فطرت میں موجود ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ ایک نظیر کے ساتھ اس خواہش اور اس قاعدہ کو جس کے ذریعہ انسان معزز ہو سکتا ہے۔ بیان کرتا ہے۔ نظیر کے طور پر جس شخص کا ذکر یہاں کیا گیا ہے۔ اس کا نام ہے ابراہیم علیہ السلام۔

اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کو کیسی عزت دی۔ یہ اس نظارہ سے معلوم ہو سکتا ہے جو خدا نے فرمایا (-) ہم نے اس کو برگزیدہ کیا۔ دنیا میں اور آخرت میں بھی سنوار والوں سے ہو گا۔

اللہ تعالیٰ کے مکالمات کا شرف رکھنے والے۔ (احکام دینیہ) کے لانے والے۔ ہادی و رہبر۔ بادشاہ اور اس قسم کے عظیم الشان لوگ ابراہیم علیہ السلام کی نسل سے ہوئے۔ یہ ابراہیم علیہ السلام کی اولاد کے لئے نتیجہ دکھایا ہے۔ حضرت موسیٰ حضرت داؤدؑ۔ حضرت مسیح علیہ السلام سب حضرت ابراہیمؑ کی نسل سے تھے اور حضرت اسماعیلؑ اور (-) سید و مولیٰ ہادی کامل ﷺ اسی کی اولاد سے ہیں۔

ایک اور جگہ یہ بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ابراہیمؑ اور اس کی اولاد کو بہت بڑا ملک دیا۔ مگر غور طلب امر یہ ہے کہ جڑ اس بات کی کیا ہے؟ کیا معنی وہ کیا بات ہے جس سے وہ انسان اللہ تعالیٰ کے حضور برگزیدہ ہوا اور معزز ٹھہرایا گیا۔ کلام الٰہی میں اس بات کا ذکر ہوتا ہے۔ جہاں فرمایا ہے (-) جب ابراہیمؑ کے رب نے اس کو حکم دیا تو فرمانبردار بن جا تو حضرت ابراہیمؑ عرض کرتے ہیں۔ میں رب العالمین کا فرمانبردار ہو چکا۔ کوئی حکم نہیں پوچھا کہ کس کا حکم فرماتے ہو۔ کسی قسم کا تامل نہیں کیا۔ فرمانبرداری کے حکم کے ساتھ ہی معاً بول اٹھے۔ کہ فرمانبردار ہو گیا۔ ذرا بھی مضائقہ نہیں کیا۔ اور نہیں خیال کیا کہ عزت پر یا مال پر صدمہ اٹھانا پڑے گا یا احباب کی تکالیف دیکھنی پڑیں گی۔ کچھ بھی نہ پوچھا۔ فرمانبرداری کے حکم کے ساتھ اقرار کر لیا۔ کہ (میں رب العالمین کا فرمانبردار ہو چکا) یہ ہے وہ اصل جو

باقی صفحہ 7 پر

اپنے وہ نمونے دکھلاؤ جو فرشتے بھی آسمان پر تمہارے صدق و صفا سے حیران ہو جائیں

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	**قیمت** 2 روپے 50 پیسے

3- فتح 1375 ھش   3 - دسمبر 1996ء

خدا سے مانگیں اور مانگتے ہی رہیں

حادثات کا جائزہ لینے والے کہتے ہیں کہ گھروں میں سڑکوں سے بھی زیادہ حادثے ہوتے ہیں کہیں کوئی ٹوٹا ہوا شیشہ چبھ جاتا ہے اور خون نکلتا ہے اور اگر اس کا بروقت علاج نہ کیا جائے یا مکمل طور پر علاج نہ ہو سکے تو اس بات کا امکان ہوتا ہے کہ زخم زیادہ خطرناک ہو جائے۔ غسل خانے میں کوئی گرتا ہے تو اس کی کوئی نہ کوئی ہڈی ٹوٹ جاتی ہے۔ آگ کے قریب بیٹھتے ہیں تو کبھی آگ ہی کا خطرہ لاحق ہو جاتا ہے۔ بجلی سے بھی حادثے ہوتے ہیں۔ گیس سے بھی حادثے ہوتے ہیں اور اسی قسم کے حادثوں کا ذکر کرتے ہوئے حادثات کا جائزہ لینے والے کہتے ہیں کہ گھروں میں باہر سے بھی زیادہ حادثات ہوتے ہیں۔ کبھی بچپن کی وجہ سے۔ بچہ دوڑنے لگتا ہے' گر جاتا ہے' چوٹ آتی ہے۔ چارپائی سے گرتا ہے۔ سیڑھی پر چڑھتے ہوئے گر جاتا ہے۔ اور گھروں سے باہر سڑکوں پر کتنے حادثے ہوتے ہیں۔ بازاروں میں حادثے ہو جاتے ہیں۔ فضا میں حادثے ہو جاتے ہیں۔ اگر دیکھا جائے تو انسانی زندگی حادثات میں گھری ہوئی ہے اور کوئی نہیں کہہ سکتا کہ اسے کوئی حادثہ پیش نہیں آئے گا یا حادثہ پیش نہیں آیا۔

حادثات سے بچنے کے لئے احتیاطیں تو کی جاسکتی ہیں لیکن احتیاطیں بھی ضروری نہیں کہ پوری طرح کامیاب ہوں۔ ویسے تو انسان کا فرض ہے کہ اپنی زندگی کو حادثات سے بچانے کے لئے ہر قسم کی احتیاط کرے لیکن کبھی احتیاط کرنا بھول جاتا ہے اور کبھی احتیاط کرنے کے باوجود کوئی نہ کوئی حادثہ ہو جاتا ہے۔

اس ساری مشکل سے بچنے کے لئے ایک ہی راستہ ہے اور وہ یہ ہے کہ خدا کی حفاظت میں آجائے۔ ہر وہ شخص جو خدا کی حفاظت میں ہوتا ہے اسے کسی بات کا کوئی خطرہ نہیں۔ اسے ہر طرف سے اور ہر پہلو سے امن ہی امن ملتا ہے۔ اور ایسا کیا اس طرح جاسکتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے احکام کی پابندی کی جائے اور خدا تعالیٰ سے دعا کی جائے۔ احکام کی پابندی کرنے کا مطلب یہ ہے کہ کسی وقت بھی اس سے کوئی غلط کام نہیں ہو سکے گا۔ خدا تعالیٰ کے احکام انسان کو سیدھے راستے پر رکھنے کے لئے ہیں۔ اس کی زندگی کو ہر پہلو سے بہتر بنانے کے لئے ہیں۔ جب انسان سیدھے راستے پر ہو اور اس کی زندگی بہتر طور پر گزر رہی ہو تو حادثات کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

البتہ یہ کہنا ضروری ہے حادثے کا ہونا اور حادثے کے ہونے کے احساسات یہ دو مختلف باتیں ہیں۔ ایک شخص کو حادثہ پیش آتا ہے اور وہ واویلا کرتا ہے۔ اسے اپنے سامنے کچھ بھی نظر نہیں آتا۔ وہ سمجھتا ہے میں مارا گیا۔ میری زندگی تباہ ہو گئی۔ ایک اور شخص کو حادثہ پیش آتا ہے اس کی نظر خدا کی طرف لگی ہوئی ہوتی ہے وہ جانتا ہے کہ یہ حادثہ اس کی اپنی کسی غلطی کی وجہ سے پیش آیا ہے۔ اس لئے اس کا دل تسلی پکڑ لیتا ہے اور اسے حادثے کے نتیجہ میں وہ کیفیت پیدا نہیں ہوتی جو دوسرے شخص کو پیدا ہوتی ہے جو خدا کی طرف نظر نہیں رکھتا۔ جہاں تک حادثات کے سلسلے میں آفات کا تعلق ہے۔ آفات تو ناگہانی طور پر آجاتی ہیں یہ بھی انسان نہیں کہہ سکتا کہ رات کو سوئے گا تو صبح کو اٹھے گا یا نہیں۔ اور اٹھے گا تو کس حالت میں اٹھے گا۔ رات کو اس کے ساتھ کیا ہو گا۔ اندرونی طور پر بھی اور بیرونی طور پر بھی۔ کوئی بیماری آسکتی ہے۔ کسی چور سے واسطہ پڑ سکتا ہے۔ کچھ بھی ہو سکتا ہے خیریت سے صبح ہو جاتی ہے تو وہ نہیں کہہ سکتا کہ اس کا دن کیسے گزرے گا۔ دن کو تو اسے کئی کام بھی کرنے ہیں۔ ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا ہے۔ اسے کئی معاملات نبٹانے ہیں۔ لوگوں سے تعلقات کو درست رکھنا ہے۔ لیکن ان سب باتوں میں بھی کچھ نہ کچھ ایسا ہو سکتا ہے جسے حادثہ کہا جائے۔ یا ناگہانی آفت کہا جائے۔ اور یہ سب کچھ ہر قسم کی احتیاط کے باوجود۔ لیکن اگر وہ خدا سے دعا کرے۔ اور دعا کرتا رہے کہ اے خدا میں تو اپنی حفاظت خود نہیں کر سکتا میں اپنے آپ کو تیرے ہاتھ میں دیتا ہوں تو میری حفاظت فرما۔ اور اس دعا میں اس کا اخلاص شامل ہو۔ اس کا اضطراب شامل ہو۔ حقیقی طور پر اس کا یہ احساس شامل ہو کہ میں واقعی اپنی حفاظت نہیں کر سکتا اور میں آفات اور حادثات سے محفوظ نہیں رہ سکتا جب تک خدا تعالیٰ کی حفاظت شامل حال نہ ہو اگر وہ ایسا کرے تو یقیناً اس کی احتیاطوں کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد بھی اس کے شامل حال ہو گی۔ اور وہ حادثات سے اور آفات سے بچا رہے گا اور اگر کسی حادثے اور آفات سے پالا پڑ ہی جائے تو اس کا دل اس طرح نہیں ڈولے گا جس طرح ایک ایسے شخص کا جو احتیاط بھی نہیں کرتا اور دعا بھی نہیں کرتا۔

کہا جاتا ہے کہ آفات انسان کے ساتھ چیونٹیوں کی طرح لگے ہوئے ہیں۔ چیونٹیاں اگر جسم پر چڑھ جائیں تو انسان کتنی مشکل محسوس کرتا ہے۔ کبھی ٹانگوں پر کبھی کمر پر کبھی پیٹ پر کبھی بازوؤں پر اسے بڑی مشکل پیش آتی ہے اور اگر آفات چیونٹیوں کی طرح ہمارے جسم کے ساتھ لگی ہوئی ہیں تو ان کے ہٹانے اور ان سے محفوظ رہنے کے طریق کو ہمیشہ ذہن میں رکھنا چاہئے۔ جیسا کہ ہم نے کہا ہے طریق یہی ہے کہ انسان ہر لحاظ سے احتیاط کرے اور احتیاط کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ باوجود ہر قسم کی احتیاط کے میں اپنے آپ کو محفوظ نہیں رکھ سکتا۔ اے خدا تو مجھے اپنی حفاظت عطا کر مجھے آفات سے محفوظ رکھ۔ اگر وہ ایسا کرے تو یقیناً وہ آفات سے محفوظ رہ سکتا ہے۔

بات یہ سمجھنے والی ہے کہ انسان صرف خدا ہی کی مدد کے ساتھ بہتر زندگی گزار سکتا ہے۔ مشکلات کا حل بھی یہی ہے کہ وہ خدا کی حفاظت میں ہو۔ حادثات اور آفات سے بچنے کا طریق بھی یہی ہے۔ اگر ہم اس طریق کو استعمال کریں اور پورے اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہیں تو وہ ہمیں ہر ابتلا سے بچا لیتا ہے۔ لیکن اگر ابتلا آجائے تو اسے برداشت کرنے کی قوت دے دیتا ہے اور یہ قوت ابتلاء کی مضرت رسانی کو محسوس بھی نہیں ہونے دیتی۔ خدا کرے کہ ہم ہمیشہ خدا ہی کی حفاظت میں رہیں۔ ہم اس سے ہمیشہ یہ دعا مانگتے رہیں کہ وہ ہمیں اپنی حفاظت میں رکھے۔

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہومیو پیتھی کلاس نمبر 97

مختلف ادویہ کے خواص کا تذکرہ

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام "ملاقات" میں 18 جولائی 1995ء کو حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے بیان فرمودہ ارشادات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے ہومیو دوا ڈروسرا کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ڈروسرا کے متعلق یہ تاثر مٹا دینا چاہئے کہ اس کو بار بار دہرایا جائے تو نقصان ہوگا۔ یہ 30 اور 200 دونوں طاقتوں میں فائدہ دیتی ہے اور کالی کھانسی کے لئے اسے روٹین کے طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے۔

کوکس کیکٹائی اور کالی کارب دونوں ہی کالی کھانسی میں مفید ہیں۔ کاربوویج کی بھی ضرورت پڑتی ہے اور بھی بہت سی دوائیں ہیں لیکن وہ صرف مرض کی شدت میں کمی پیدا کر دیتے ہیں۔ اصل میں کالی کھانسی کے مریض کو صرف کالی کھانسی کے نظریہ سے ہی نہیں دیکھنا چاہئے۔ کالی کھانسی کافی زخمی کر دیتی ہے ساری نالی کو۔ دماغ پر بھی اثر پڑتا ہے۔ Clotting کے خطرے بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔ آنکھوں پر بھی اثر پڑتا ہے۔ اس لئے جو اس کے دائیں بائیں ماحول میں اثرات پیدا ہو رہے ہیں ان پر نظر رکھتے ہوئے کچھ اور دوائیں دی جائیں تو اس کو کہتے ہیں Palliative Treatment وہ ٹریٹ منٹ جو کالی کھانسی کے ساتھ ہو رہی ہے۔ اور ڈروسرا اور ایک اور ہے پرٹوسین یہ دوا بھی کالی کھانسی میں اچھی دیکھی ہے۔ پرٹوسین کالی کھانسی کا ہی زہر ہے جس سے یہ دوائی بنائی گئی ہے۔ اس میں تو یقیناً بار بار دینا مناسب نہیں ہے۔ 200 میں دی جائے تو ایک دفعہ ہفتہ میں کافی ہوگی۔ یا دس دن میں ایک دفعہ۔ مگر اس کے Cover کے نیچے دوسری دوائیں زیادہ اچھا کام کرتی ہیں۔

یوفریزیا کے متعلق ایک ہومیو ڈاکٹر کے حوالے سے حضرت صاحب نے فرمایا کہ وہ کہتا ہے کہ جب آنکھ کے انفیکشن کے ساتھ سرخی اور تیزی نمایاں ہو جائیں اور آنسو جلانے والے ہوں تو اس کو یوفریزیا 30 میں استعمال کرائی جائے۔

اسی طرح اس ڈاکٹر کے نزدیک فیرم فاس 2X میں اور کلکیریا فاس 3X میں خون پیدا کرنے کے لئے بہت اچھا نسخہ ہے۔ اور مہینہ بھر سے زیادہ بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا لیکن میں نے جو نسخہ استعمال کیا ہے اکثر اس کو میں جنرل ٹانک کہتا ہوں اس میں فیرم فاس، کلکیریا فاس اور کالی فاس تینوں 6X میں ہیں۔ اور یہ نہیں میں کہہ سکتا کہ اس کی Low پوٹینسی زیادہ بہتر ہے یا میرے والا نسخہ۔ لیکن یہ نسخہ بھی بہت اچھا کام کرتا ہے۔ عمومی طور پر جسم میں خون بڑھانے کے لئے، کمزور بچے جو بڑے نہیں ہو رہے ان کو ٹھیک کرنے کے لئے فیرم فاس، کلکیریا فاس، کالی فاس یہ تینوں 6X میں بہت مفید ہیں۔

جیلسیمیم 3x، 30c، 200 یہ بھی اس ڈاکٹر نے بہت اچھا علاج تجویز کیا ہے اور Pin Point کیا ہے کہ کس علامت میں خاص طور پر جیلسیمیم کام آتا ہے اور بعینہ میرا بھی یہی تجربہ ہے۔ جیلسیمیم میں نہ بے چینی ہے، نہ درد کی کوئی ایسی نمایاں شدت سوائے اس کے کہ سر درد جیسے میگرین ہو اس میں جیلسیمیم خاص اثر رکھتی ہے۔ لیکن انفلوئنزا میں بہت کارآمد دوا ہے۔ اور بھی بہت سی بیماریوں میں جیلسیمیم ہم تجربے سے استعمال کرتے ہیں۔ اس ڈاکٹر کے نزدیک جیلسیمیم میں نہ بے چینی ہے نہ خوف ہے نہ کوئی درد کا احساس تنگ کر رہا ہے مگر آدمی Miserable محسوس کرتا ہے یعنی Unhappy کچھ مزہ نہیں آرہا زندگی کا۔ یہ جو علامت ہے یہ تو بالکل قطعی ہے ٹھیک ہے۔ Miserable آدمی کو کسی چیز میں لذت نہیں رہتی۔ یہ صرف احساس کی بات نہیں بلکہ موہنہ کے اندر جو انزائمز ہیں ان پر اثر پڑا ہوا ہے۔ معدہ پر اثر پڑا ہوا ہے اور اس سے عمومی کیفیت ایسی پیدا ہوتی ہے جو محض نفسیاتی نہیں ہے۔ اور اس میں منہ کا خشک ہونا بھی پایا جاتا ہے۔ ذائقے ختم ہو جاتے ہیں اس لئے جیلسیمیم عمومی جو بدمزگی کی کیفیت ہے اس کو دور کرنے میں اچھی دوا ہے اور وہ جیلسیمیم کو 3X سے لے کر 200 تک تجویز کرتا ہے میرے تجربے میں 200 آئی ہے میں نے اور کبھی استعمال ہی نہیں کی اور 200 بہت اچھی ہے اللہ کے فضل سے۔

گریفائٹس کا یہ استعمال بتاتا ہے کہ جلنے کے بعد ٹشوز میں اگر Generation نہ ٹھیک ہو رہی ہو تو گریفائٹس 200 غیر معمولی اثر رکھتی ہے۔ یہ میرے علم میں پہلے کبھی نہیں آئی۔ کیموملا کا مجھے پتہ ہے کہ یہ چوٹی کا کام کرتی ہے۔

ہیپر سلف کے متعلق یہ کہتا ہے کہ ہیپر سلف پھوڑے پھنسیاں وغیرہ جن میں Touch کی Sensitivity بہت ہو اور گرمی سے آرام آتا ہو اس میں یہ بہت مفید ہے۔ کالی کارب میں بھی Touch کی Sensitivity پائی جاتی ہے۔ لیکن کالی کارب میں گرم Spots ہوتے ہیں اور لیکیسز میں بھی Touch کی Sensitivity پائی جاتی ہے لیکیسز کا مریض عموماً ٹھنڈا ہوتا ہے اور وہ بھی اس ہیپر سلف سے بعض پہلوؤں سے ملتا ہے۔ یہ بہت سی دوسری علامتیں ہیں جو فرق کر دیتی ہیں۔ کالی کارب اور ہیپر سلف میں جو نمایاں امتیاز ہے وہ یہ ہے کہ کالی کارب میں ہلکا Touch تو تکلیف دیتا ہے اور دباؤ آرام دیتا ہے۔ ہیپر سلف میں تھوڑا سا Touch بھی تکلیف دیتا ہے جو تھوڑا ہے وہ بہت دردناک تھوڑا ہوتا ہے وہ پریشر تو برداشت نہیں کر سکتا مگر ہلکا پریشر بھی اس کو خصوصیت سے تکلیف پہنچاتا ہے۔ ہیپر سلف کی یہ علامت کالی کارب سے امتیاز کرتی ہے۔

اگر مریض Imitable بھی ساتھ ہو اور عمومی سردی محسوس کرنے والا ہو تو بے شک یہ دوا دے دو۔ یعنی اس ڈاکٹر کے نزدیک وہ ضرور کام کرے گی۔ ہائی پیریکم جہاں اعصاب کے کنارے زخمی ہوں اور باریک آثار جو جھلی کے قریب ہوتے ہیں۔ ان میں اور جہاں دمچی جو ریڑھ کی ہڈی کا آخری موہرا ہے وہاں کے اعصاب زخمی ہو جائیں تو ان میں ہائی پیریکم چوٹی کی دوا ہے۔ کاٹے ہوئے زخموں کے لئے جہاں چاقو لگا ہو یہ بہت اچھی دوا ہے۔ بعض دفعہ دروازے میں انگلیاں آجاتی ہیں ان میں بھی ہائی پیریکم یاد رکھنے کے لائق ہے اور بہت اچھا کام کرتی ہے۔

Bed Sores میں آرنیکا تو مسلم ہے لیکن یہ کہتا ہے کہ اس جگہ ہائی پیریکم آئل اگر ساتھ لگایا جائے تو مزید فائدہ ہو جاتا ہے۔

اگنیشیا غم کے اثر کی دوا ہے۔ غم کو ہلکا کرنے کے لئے بہت مفید ہے۔ میں 30 طاقت میں ہمیشہ دیتا رہا ہوں لیکن یہ ڈاکٹر 200 سے شروع کرتا ہے۔ اس کا مطلب ہے 200 اور بھی بہتر ہوگی اور 10 ہزار تک کہتا ہے مفید ہے۔ اس کے بار بار دہرانے کا کوئی نقصان نہیں ہے اس لئے بے خطر بار بار دیں۔ یعنی آپ نے ایک خوراک دی ہے اور 15 منٹ کے بعد دوبارہ غم کا حملہ ہوا ہے تو پھر بھی دیدیں۔ اگر آدھے گھنٹے بعد ہو تو پھر بھی دیدیں۔ ڈرے بغیر حسب ضرورت بار بار خوراک دی جاسکتی ہے۔

کالی بائیکروم پرانے نزلے کے ...ٹی کی دوا ہے۔ اور یہ کہتا ہے کہ ...سٹیلا بھی اس میں بہت مفید ہے۔

چہرے کے کیل جب دوسری دواؤں سے قابو میں نہ آئیں تو اس میں اگر پوٹاشیم برومیٹ دی جائے تو مفید ہے۔ میں 30 میں دیا کرتا ہوں۔ یہ 200 میں تجویز کرتا ہے۔ عام طور پر تو سلیشیا 30 میں بہت مفید ہے۔ لیکیسز کے متعلق فرمایا کہ hay Fever کے ساتھ چھینکوں میں بہت مفید ہے۔ 1000 طاقت میں استعمال کریں تو کافی مفید ہے لیکن الیومنا کو بھی یاد رکھنا چاہئے۔ الیومنا زیادہ تر موسم خزاں میں کام آتی ہے اور اس کا کمبی نیشن الیومن + ایلیئم سیپا + ایلنیتھوس ہے لیکن ایلیئم سیپا سب سے زیادہ روزمرہ کی دوا ہے۔ آجکل کے موسم میں سباڈیلا روزمرہ کی دوا ہے۔ نیٹرم میور بھی آجکل بہت کام آتی ہے۔ لیکیسز جہاں کام آئے گی وہاں نیٹرم میور بھی کام آئے گی۔ لیکن رجحان کو ختم کرنے کے لئے لیکیسز 1000 کی چند خوراکیں دی جائیں تو خدا کے فضل سے اکثر فائدہ ہوتا ہے۔

لائیکوپوڈیم کا خاص جو خوف ہے وہ لوگوں کے سامنے تقریر کرنا، بعض دفعہ عادی مقرر بھی ہوں پھر بھی ہر دفعہ تقریر سے پہلے خوف سا پیدا ہو جاتا ہے جو اعصاب پر برا اثر ڈالتا ہے لائیکوپوڈیم کی ایک دو خوراکیں اس میں بہت غیر معمولی فائدہ پہنچاتی ہیں اور وہ نمونیہ جو آئے اور اس کے بعد بلغم وغیرہ میں تبدیل ہو کر ایک دفعہ پیچھا نہ چھوڑے بلکہ لٹکتا ہوا نمونیہ ہو اس میں انفلیمیشن ہیں جیسے پھوڑا نہ پکے اور لمبا ہو رہا ہو۔ ایسی کیفیت کے لئے لائیکوپوڈیم بڑی موثر ہے اور اسی علامت میں سلفر بھی بہت مفید ہے۔

Hapitisation نمونیہ یا دوسرے ایسے بخار جو پھیپھڑوں سے تعلق رکھتے ہوں اور ان میں سختی پیدا کرنا شروع کر دیں اور ان کی انفلیمیشن مستقل ہو کسی ایک پہلو نہ بیٹھے اس کے لئے لائیکوپوڈیم یقیناً مفید ہے لیکن سلفر بھی بہت مفید ہے۔

اگر کسی کو ہر وقت یہ خوف ہو کہ میں پاگل نہ ہو جاؤں ایسی صورت میں مینسی نیلا دوا ہے واقعتاً ایک شخص Obsessed ہو۔ یعنی نفسیاتی مریض ہو تو یہ دوا 200 کی طاقت میں اثر کرے گی۔

Asthema میں بہت زیادہ Inhalers کا استعمال بہت خطرناک ہو جاتا ہے۔ شروع شروع میں تو Relief ہو جاتا ہے۔ بعض لوگ بچے اپنی جیب میں ہی رکھتے ہیں فوراً نکالا اور استعمال شروع کر دیا۔ کچھ عرصہ کے بعد ایک ایسا مقام آ جاتا ہے جہاں Inhaler کام نہیں کرتا۔ پھر اگر تشنج ہو تو اچانک موت واقع ہو جاتی ہے۔ Inhaler کو بہت زیادہ استعمال نہیں کرنا

باقی صفحہ 6 پر

ایک اچھی بات

ان تمام تدابیر اور مساعی کو چھوڑنا نہیں چاہئے جو اصلاح نفس کے لئے ضروری ہیں مگر یہ تجاویز اور تدابیر اپنے نفس اور خیال سے پیدا کی ہوئی نہیں ہونی چاہئیں بلکہ ان تدابیر کو اختیار کرنا چاہئے جن کو خود اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ثاقب زیروی-مدیر ہفت وار "لاہور" کے قلم سے (یاد ماضی)

ناقابلِ فراموش

چند گھنٹے فرقان فورس کے مجاہدین کے دمدموں میں

انسانی ذہن بھی ناقابل فراموش یادوں کا عجیب وغریب خزینہ ہے۔ زمانے کی کوئی یورش جن کے گداز اور تاثر کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھنے کی جرأت بھی نہیں کر سکتی۔ آج قلم اور فکر دونوں ایک ایسی ہی محبت آفرین یاد سے دوچار ہیں۔ ساڑھے سترہ سال گزرنے پر بھی جس کی آب و تاب جوں کی توں لوح ذہن پر محفوظ و ثبت ہے۔

میرا خدا حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔ اوائل مارچ 1949ء میں جن کی بابرکت معیت میں ہم چند صحافیوں کو وہ جوان اور امنگوں بھرا ماحول دیکھنے کا بابرکت موقع میسر آیا جہاں قوم قوم کے سجیلے جوان مادر وطن کی حفاظت کے لئے ہتھیلیوں پر سر رکھے ہوئے چٹان کی سی مضبوطی کے ساتھ جم بیٹھے تھے۔ شجاعت اور مردانگی کے ان پتلوں کو دیکھتے ہی دل نے باآواز بلند کہا۔

انسان اور حیوان میں یہی ایک جذبہ تو امتیاز پیدا کرتا ہے۔ ایک حیوان کی محبت اپنے نفس حد اپنے بچوں تک محدود رہتی ہے۔ لیکن ایک متمدن انسان کی محبت اپنے سے بڑھ کر اپنی قوم اور اپنے وطن سے ہوتی ہے۔

وہ جس طرح دکھ درد میں اپنے لئے ہر قربانی کر گزرتا ہے۔ بعینہ اس طرح جب اس کی قوم یا وطن پر کوئی مصیبت آتی ہے تو اپنی تمام آسائشوں اور راحتوں کو تج کر مادر وطن کی آواز پر لبیک کہتا ہوا مصائب کے سامنے سینہ تان کر کھڑا ہو جاتا ہے۔ اس بابرکت سفر میں ہم نے دیکھنے والی آنکھوں سے ان شیروں کو دیکھ لیا جن کے دم قدم سے غریبوں کو استبدادی طاقتوں سے چھٹکارا اور مصائب سے نجات حاصل ہوئی۔ مسلسل تکالیف اور مظالم کے روندے ہوئے ہزاروں بلکہ لاکھوں مجبور و مقہور انسان پورے ایک سال ادھر ادھر ٹھوکریں کھانے کے بعد پھر اپنے آبائی گھروندوں کی سمت لوٹے اور اب خدا کے فضل اور ان مجاہدین کے زور بازو کی ضمانت پر کشمیر کے اس خطہ میں کھیتیاں پھر بوئی جا رہی تھیں ہل چل رہے تھے۔ چولہوں میں آگ دھک رہی تھی اور بچے پورے ایک سال کی دربدری کے بعد پھر امن کوہ میں مسرت وانبساط سے طرارے بھرنے لگے تھے۔

اخبار نویسوں کا یہ مختصر سا قافلہ جس میں راقم الحروف کے علاوہ روزنامہ "پاکستان ٹائمز" کے چیف رپورٹر (میاں محمد شفیع) روزنامہ "احسان" کے چیف رپورٹر (سردار فضلی) اور ہفت نامہ "آفاق" کے مدیر و مالک (پروفیسر سرور جامعی) شامل تھے اتوار کی صبح کو بھارتی اور ڈوگرہ فوجوں کے ہاتھوں بری طرح مسمار شدہ قصبہ بھمبر سے ہوتا ہوا جیپ کاروں کی سخت جانی اور تیز رفتاری کے طفیل سنگین بلندیوں کو ٹاپتا پھاندتا نوشہرہ کے جنوب میں "بکر" کے اس مشہور قلعے کے قریب جا نکلا جس کی پیشانی پر احمد شاہ ابدالی کی سطوت کا لیبل چسپاں تھا اور جس کی مستحکم دیواروں سے ٹکرا کر دشمن کی دورمار توپوں کے گولوں کو بیسیوں نہیں سینکڑوں دفعہ منہ کی کھانی پڑی تھی۔ اور پھر اس کے قرب وجوار میں ایک جگہ سکائی لائن پر فرقان فورس کے مجاہدین کے دمدموں میں کھڑے ہو کر دشمن کے مورچوں کا جائزہ لیتے وقت مجاہدین کے امام (کمانڈر) نے ہمارے ایک سوال کے جواب میں کہا۔

"ہم سے پوچھئے گا تو یہ سچ مچ "متار کے" کا وقت نہ تھا دشمن اپنی پوری طاقت صرف کرنے کے بعد حوصلہ ہار چکا تھا۔ اور ہم نے ادھر ادھر سے اس پر جوابی یلغار بھی شروع کر دی تھی۔ آئندہ دس پندرہ دن میں ہمارے لئے اس کے قدم اکھاڑ دینا ہرگز مشکل نہ تھا۔ پھر خدا کے فضل سے نوشہرہ تک کا محاذ ہمارے ہاتھ میں ہوتا۔ لیکن جناب ہم تو حکم کے بندے ہیں۔ ہمارے ذاتی عزائم اور ارادے کیا معنی؟ لیکن یہ ضرور چاہتے ہیں کہ اگر کارپردازان ملت نے "التوائے جنگ" کے سمجھوتے پر صاد کر دیا ہے تو اب دشمن کی درپردہ سرگرمیوں پر نظر ضرور رکھی جائے مبادا ہماری غلط مروت اور وعدہ ایفائی لٹیا ہی ڈبو کر رکھ دے" اور پھر اس نے ایک ہاتھ میں دوربین سنبھال کر دوسرے ہاتھ سے ہمیں اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"دیکھئے یہ سامنے کی پہاڑی پر دور جیپوں اور ٹرکوں کی آمد و رفت کا سلسلہ کس تیز رفتاری سے جاری ہے۔ سڑکیں بن رہی ہیں۔ تازہ دم فوجیں اتر رہی ہیں" اور جونہی ہم میں سے ہر ایک نے باری باری دوربین کی وساطت سے اس طرف صرف ڈیڑھ دو میل پہاڑی پر نظر دوڑائی تو ہمارے مشاہدے نے امام بربط کے ہر لفظ پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔ ابھی اس دوربینی اور دود شناسی کا سلسلہ جاری ہی تھا کہ یک دم ایک ایسے بھیانک دھماکے سے فضا میں ارتعاش پیدا ہوا جیسے ہمارے بالکل پاس ہی کہیں پچیس پونڈ کا گولہ پھٹا ہو۔ ہم ذرا پریشان ہوئے تو امیر مجاہدین نے بتایا کہ

"یہ توپ کے گولے کی آواز نہیں بلکہ ڈائینا مائیٹ کے پھٹنے کی آواز ہے۔ دشمن اس کی مدد سے پہاڑوں کو کاٹ کاٹ کر سڑک تعمیر کر رہا ہے"

اور پھر ہم جب تک وہاں رہے تیس تیس چالیس چالیس منٹ کے وقفوں کے بعد اسی طرح کے ارتعاش انگیز دھماکوں سے فضا ہلتی لرزتی رہی۔

رضا کار مجاہدین کی اس بٹالین میں ہر عمر کے جاں نثار دیکھنے میں آئے بڑی عمر کے آزمودہ کار اور پختہ کار سپاہی بھی۔ کالجوں کے عشرت زا ماحول کے پلے ہوئے کھلنڈرے بھی اور ایسے خورد سالہ نوخیز بھی جو ابھی تک زندگی کی کشمکش سے پوری طرح دوچار بھی نہیں ہو پائے تھے۔ استفسار پر معلوم ہوا کہ امام جماعت کی آواز سنتے ہی ان میں سے کوئی کالج کی خوش آئند فضا پر میدان جنگ کو ترجیح دیتا ہوا چلا آیا ہے۔ کوئی والدین کا اکلوتا بیٹا ہے اور کسی کی شادی محض دولہا کی غیر حاضری ہی کے باعث پورے ایک سال سے رکی ہوئی ہے۔ پھر انہی میں سے ایک تیرہ چودہ سالہ دلیر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بٹالین کے کمانڈر نے ہمیں بتایا کہ

"یہ جس کا ہاتھ بمشکل ٹرگر تک پہنچتا ہے پورے دو ماہ تک (مسلسل) بصد اصرار دشمن کی پہاڑی کے اردگرد پٹرول کے لئے جاتا رہا ہے۔

جبکہ دوسری طرف دشمن کی جواں ہمتی کا یہ حال ہے کہ اس کے سپاہیوں نے پٹرول پر آنا تو رہا ایک طرف کبھی پہاڑی کے اس طرف جھانک کر بھی نہیں دیکھا۔ سب سے زیادہ دلچسپ اور جرأت آفریں بات (جس کا نقش آج بھی میرے ذہن کی تختی پر جوں کا توں اجاگر ہے) یہ تھی کہ کوئی مجاہد ہماری زبان سے اسلحہ، گولہ بارود یا خوراک کے متعلق کوئی سوال نہ سن سکتا تھا۔ ہم جب بھی لفظی آنکھ مچولی کی آڑ میں سوال کرتے یہی جواب ملتا۔

"خوراک اگر نہ بھی ملے تو کیا ہے۔ یہ پتے۔ یہ گھاس اور یہ پھل کیا کم نعمتیں ہیں ہمارے آباء واجداد نے بھی تو یہی کچھ کھا کر ساری دنیا پر قبضہ کیا تھا اور یہ تو آپ جانتے ہی ہیں فتح کے لئے صرف گولہ اور بارود ہی کافی نہیں "اس کے لئے دل چاہئے" گولوں سے کھیل جانے والا دل۔ توپوں سے ٹکرا جانے والا حوصلہ!"

اور اس سے بھی کہیں زیادہ ایمان افروز تھے وہ لمحات جب ہم ان کے ورزشی کرتب دیکھنے کے بعد ایک جماعت کی صورت میں پہاڑی کے دامن میں مدفون ان جوانوں کی قبروں پر دعا کے لئے پہنچے جو مادر وطن کے لئے داد شجاعت دیتے ہوئے خدا کے حضور حاضر ہو گئے تھے۔ ہر مجاہد کی آنکھ بہہ رہی تھی۔ بعض کی تو فرط رقت سے ہچکیاں بندھ گئیں۔ مجھے یوں محسوس ہوا جیسے خدا کی راہ میں جان دینے والوں کے یہ زندہ نقوش زبان حال سے پکار پکار کر اپنے لئے دعا کرنے والے مجاہد بھائیوں سے کہہ رہے ہوں۔

"دیکھو ہم نے مر کر بھی اس سرزمین کو نہیں چھوڑا تم جیتے جی دشمن کے قدم اس خطہ پاک پر نہ آنے دینا ورنہ ہماری لاشوں کی بے حرمتی ہو گی۔ اور تم جانتے ہو جو قوم خدا کی راہ میں جان دینے والوں کی لاشوں کی بے حرمتی برداشت کر لیتی ہے۔ اس سے زندہ اور قائم رہنے کا حق چھین لیا جاتا ہے۔"

اس مختصر سے قیام کے دوران میں جہاں فرقان فورس کے ان مجاہدین نے اپنی مردانہ شجاعت، قومی حمیت اور وطن کے محبت کے عظیم نقوش ہمارے دلوں پر ثبت کئے وہاں ساتھ کے ساتھ ہمیں جنگی کرتبوں سے بھی روشناس کرایا اور روایتی مہمان داری کے معاملہ میں تو حد ہو گئی۔

واپسی پر جب ہماری جیپ کار ایک پہاڑی موڑ سے ٹکرا کر الٹ گئی۔ (جس میں ہم اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کے ایک برگزیدہ بندے کی پرسوز دعاؤں کی برکت سے شدید قسم کی ضربات سے محفوظ رہے) تو ان مجاہدوں نے اپنی محبت اور ہمدردی کے پھول ہم پر اس فراخدلی سے نچھاور کئے کہ ہمارے دل تڑپ تڑپ اٹھے۔ میں تو اسے بھی یقیناً اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اور کرم ہی کہوں گا کہ جیپ کار کے الٹ جانے کا یہ حادثہ ہمیں اس مقام پر پیش آیا جہاں سے "سفر میناں" کا کیمپ قریب تھا۔ وہ جیپ کار کو غلط کروٹ بدلتے دیکھتے ہی لپکے اور ہمیں ہاتھوں ہاتھ اٹھا کر اپنے ہاں لے گئے۔ ہمیں جھاڑا پونچھا، زخموں پر ٹنکچر لگایا۔ پٹیاں باندھیں اور جوں جوں فرط تشکر سے ہماری نگاہیں جھکتی چلی گئیں ان کی محبت و دلداری بڑھتی چلی گئی۔ بے شک۔

سفر ہے شرط مسافر نواز بہتیرے

اور اس تاریخی سفر کا یہ رخ تو ازحد خوش کن اور خوش گوار ہے کہ جاتے وقت اور بربط سے واپسی پر آزاد کشمیر (علاقے) کے عوام نے جب بھی ہمارے قافلے کو دیکھا ہمیشہ ہمارا "پاکستان زندہ باد" کے گرم جوش نعروں سے استقبال کیا۔

ہماری تاریخ

1981ء میں جب محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر جاپان کے دورے پر تشریف لے گئے تو آپ نے وہاں انٹرنیشنل ہاؤس آف جاپان میں امن عالم کے متعلق ایک تقریر فرمائی۔ اس تقریر کے متعلق وہاں کے ایک روزنامے یومی نو نے 28 مئی کو یہ نوٹ شائع کیا "ایسٹ ویسٹ ڈسکشن گروپ۔ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد جو احمدیہ مشن کے ڈائریکٹر ہیں اور موجود الوقت میں جاپان میں دو ہفتے کے دورے کے لئے تشریف لائے ہوئے ہیں۔ ایسٹ ویسٹ ڈسکشن سپیکرز کے مہمان خصوصی ہوں گے اور اس دن آپ حاضرین سے خطاب بھی فرمائیں گے یہ خطاب 28۔ مئی کو شام کے ساڑھے سات بجے ہو گا اور اس کا عنوان ہو گا "دین حق اور امن عالم" جملہ احباب کو شرکت کی دعوت دی جاتی ہے یہ شرکت بلا ٹکٹ کی جا سکتی ہے مزید امور کے متعلق ٹیلی فون نمبر (03) 61687-0111 یا (045363-2216) پر رابطہ کیا جائے محترم صاحبزادہ صاحب نے اپنے لیکچر میں امن عالم کی اہمیت بیان کرتے ہوئے بتایا کہ اگر کسی ایک خطے میں بھی امن کا فقدان ہو تو اس کا اثر دوسرے خطوں پر بھی پڑتا ہے اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ ساری دنیا میں قیام امن کے عمل کو بروئے کار لایا جائے جہاں تک امن عالم کے سلسلے میں مذاہب کے کردار کا تعلق ہے میں یہ کہنا چاہوں گا کہ دین حق نے ایسی ایسی شرائط پیش کی ہیں اور ایسی ایسی پابندیاں لگائی ہیں جن کو اختیار کرنے سے از خود امن عالم قائم اور مستحکم ہو جاتا ہے دین حق کسی کو کوئی سا بھی دین اختیار کرنے پر

باقی صفحہ 7 پر

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد صدیق شاہد گورداسپوری

برادرم مظفر احمد صاحب ظفر آف امریکہ کی وفات

الفضل مورخہ 18 نومبر 1996ء میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ مکرم برادرم مظفر احمد صاحب ظفر نائب امیر جماعت ہائے احمدیہ امریکہ مورخہ 15 نومبر 1996ء بروز جمعہ امریکہ کے شہر ڈیٹن میں وفات پا گئے اس خبر سے سخت دکھ اور رنج ہوا۔

برادرم مظفر احمد صاحب سے خاکسار کا تعارف اس وقت ہوا جب میں اگست 1973ء میں دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں امریکہ گیا اس وقت آپ ڈیٹن جماعت کے صدر تھے چنانچہ جب بھی کسی میٹنگ یا جلسہ میں آپ تشریف لاتے تو آپ کے انداز گفتگو اور اظہار خیال سے یہ تاثر ملتا کہ آپ ایک سخت اور تنقیدی طبیعت کے مالک انسان ہیں پھر خدا تعالیٰ نے آپ کو ظاہری اور جسمانی وجاہت بھی عطا فرمائی ہوئی تھی لہٰذا مجھے یہ خوف دامن گیر ہوا کہ ایسے لوگوں میں کام کرنا اور ان سے تعاون حاصل کرنا کوئی آسان کام نہیں مگر بعد کے حالات نے ان کی طبیعت کو یکسر بدل دیا اور وہ ایک نہایت ہی مخلص احمدیت کے فدائی اور اطاعت شعار وجود ثابت ہوئے۔

ہوا یہ کہ 1973ء میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کی طرف سے ارشاد ملا کہ جلسہ سالانہ ربوہ میں شرکت کے لئے بیرونی ممالک سے بھی نمائندگان بھجوائے جائیں چنانچہ امریکہ سے سات افراد پر مشتمل وفد اس سال کے جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے بھجوایا گیا جن میں مکرم برادرم مظفر احمد صاحب ظفر بھی شامل تھے اور وفد کی قیادت کر رہے تھے انہیں ربوہ میں جلسہ سالانہ میں شرکت کے علاوہ قادیان کی زیارت کا بھی شرف حاصل ہوا جب یہ دوست جلسہ سالانہ ربوہ میں شرکت اور قادیان کی زیارت کے بعد واپس پہنچے تو ان کی کایا ہی پلٹ چکی تھی ان کی زندگی میں ایک نمایاں تغیر پیدا ہو چکا تھا امامت احمدیہ سے وابستگی اور امام جماعت کی ذات سے والہانہ عشق و محبت اور آپ کے احکامات کی لفظاً لفظاً تعمیل وہ اپنے لئے ایک فریضہ سمجھنے لگے جماعتی کاموں میں دلچسپی اور اطاعت امیر کا بھی واضح جذبہ ان کے اندر نظر آنے لگا۔

اس وفد کی واپسی کے بعد ڈیٹن میں جہاں مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب جمونی فریضہ دعوت الی اللہ بجا لا رہے تھے جماعت کی مجلس شوریٰ کا اجلاس منعقد کیا گیا۔ جس میں مکرم برادرم مظفر احمد صاحب ظفر کو جلسہ سالانہ ربوہ اور قادیان کی زیارت کے تاثرات بیان کرنے کے لئے کہا گیا وہ جب حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث سے اپنی ملاقات کا ذکر کرنے لگے تو اپنے جذبات پر قابو نہ پا سکے اور زاروقطار رونے لگے حتیٰ کہ ان کی ہچکی بندھ گئی اور اپنی تقریر کو جاری نہ رکھ سکے اور بیٹھ گئے۔

اس کے بعد آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر سال جلسہ سالانہ ربوہ میں شریک ہوتے رہے اور اپنے ایمان، اخلاص اور اطاعت امامت تقویٰ و طہارت میں غیر معمولی ترقی کرتے چلے گئے پھر جب حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع حضرت مرزا طاہر احمد صاحب لندن تشریف لے گئے۔ تو جلسہ سالانہ لندن میں بھی ہر سال باقاعدگی سے آپ شریک جلسہ ہونے لگے جو بھی جماعتی خدمات آپ کے سپرد کی گئیں آپ نے ان کو نہایت خندہ پیشانی، دیانتداری اور اخلاص کے ساتھ سرانجام دیا۔ آپ ہمیشہ جماعتی مفاد کو ذاتی مفاد پہ مقدم رکھتے۔

پہلے برادرم رشید احمد صاحب نیشنل امیر جماعت احمدیہ امریکہ تھے بعد میں برادرم مظفر احمد صاحب ظفر اس عہدہ پر منتخب ہوئے اور جب سے محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کے امیر مقرر ہوئے اس وقت سے آپ بطور نائب امیر فرائض سرانجام دیتے رہے اور تاحیات اس عہدہ پر فائز رہے اور اطاعت امیر کا اعلیٰ نمونہ قائم کیا۔

1976ء میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث نے امریکہ اور کینیڈا کا دورہ فرمایا اس وقت برادرم مظفر احمد صاحب ظفر کے سپرد حفاظتی انتظامات کی ڈیوٹی تھی جس کو انہوں نے نہایت بیدار مغزی، احساس ذمہ داری اور خلوص نیت کے ساتھ سرانجام دیا اور جہاں جہاں حضرت صاحب تشریف لے گئے آپ اپنے ساتھیوں کے ساتھ بذریعہ کار یا ہوائی جہاز وہاں پہنچ کر تمام انتظامات سنبھال لیتے اور پوری ذمہ داری کے ساتھ اس فرض کو ادا کرتے۔

خاکسار کے ساتھ آپ کا تعاون بے مثال تھا اور ہمیشہ نہایت محبت عزت اور اخلاص کے ساتھ پیش آتے امریکہ سے واپسی کے بعد جب ربوہ یا لندن کے جلسہ سالانہ پر آپ سے ملاقات ہوتی یا امریکہ میں جب خاکسار کو جانے کا موقع ملتا وہاں ملتے تو ایسے محبت اور پیار کے ساتھ مصافحہ کے بعد بغلگیر ہوتے جیسے دو بچھڑے ہوئے بھائی آپس میں ملتے ہیں کیا ہی پیارا وجود ہم سے جدا ہو گیا ہے۔

امسال جون میں جلسہ سالانہ امریکہ کے موقع پر جو بیت الرحمان میری لینڈ میں منعقد ہوا خاکسار کو بھی شریک جلسہ ہونے کی خدا تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے بھی اس جلسہ کو اپنی شرکت کا شرف بخشا اس جلسہ میں برادرم مظفر احمد صاحب ظفر کی تقریر امامت سے وابستگی کے موضوع پر تھی آپ نے اپنی تقریر میں امامت کی اہمیت ضرورت اور اس کے ساتھ خلوص اور محبت کے تعلق کو اس انداز سے بیان کیا اور ایسے پرجوش طریق پر کہ ہر لفظ دل کی گہرائیوں سے نکلتا ہوا نظر آ رہا تھا۔ اور محسوس ہو رہا تھا کہ آپ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سے ایسے خلوص، محبت اور عقیدت کا تعلق رکھتے ہیں کہ جس کے اظہار کے لئے آپ الفاظ نہیں پا رہے اور اس قسم کے تعلقات محبت کی آپ احباب جماعت کو تلقین کر رہے تھے۔

باقی صفحہ 7 پر

محمد اشرف کاہلوں

ممنونِ احسان

انسانی زندگی مسائل سے خالی نہیں۔ خواہ وہ دینی ہوں یا دنیوی، وہ ان کے حل کی تلاش میں سرگرداں رہتا ہے۔ فکر و عمل کے اسپ کو تیز پا رکھتا ہے۔ پاؤں کو ثبات نہیں۔ روح کو قرار نہیں۔ ایک ہی فکر دامنگیر ہے۔ ایک ہی غم لاحق ہے کہ ان سماجی، معاشی، سیاسی مسائل کا حل نکل آئے۔

جہاں وہ دوسرے ممکنہ حل کے ذرائع پر غور و فکر کرتا ہے۔ وہاں وہ رہنمائی کے لئے دوسروں سے مشورہ بھی لیتا ہے۔ اسی سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ مشورہ بھی مسائل کے حل کے ذرائع میں سے ایک مفید اور مجرب ذریعہ اور نسخہ ہے۔ کہتے ہیں کہ "مشورہ دیوار سے بھی لے لینا چاہئے" یہ مقولہ مشورہ کی اہمیت کو خوب عیاں کرتا ہے۔

مشورہ لیا بھی جاتا ہے اور مشورہ دیا بھی جاتا ہے۔ یہ مشورہ علم، تجربہ اور مشاہدہ کی روشنی میں دیا جاتا ہے۔ مشورہ کی عمومی تقسیم نیک مشورہ اور برا مشورہ ہے۔ ہماری گفتگو کا موضوع نیک مشورہ ہے۔ کیونکہ یہی ثواب کا موجب اور ہمدردی مخلوق اور خدمت انسانیت کے ماتھے کا جھومر ہے مشورے دو صورتیں رکھتے ہیں۔ قومی معاملات پر رائے دینا، انفرادی مسئلہ پر رائے، اس لئے ان کی عملی صورتیں بھی مختلف ہوں گی۔ زندہ قومیں اپنے امور باہمی مشاورت سے چلاتی ہیں۔ یہ وہ آئینے ہیں جس میں درپیش پرابلم کے حل کے حسن و قبح نظر آتے ہیں۔ اور پھر فعال قومیں ان کے مطابق لائحہ عمل ترتیب و تشکیل دیتی ہیں۔ اور قومی مقاصد کو پا لیتی ہیں۔

مشورہ طلب کرتے وقت خواہ وہ اجتماعی مسئلہ ہو یا انفرادی صائب رائے افراد جو اس شعبہ زندگی میں ماہر سمجھے جاتے ہوں۔ ان سے مشورہ لیا جائے۔ ہماں شماں سے مشورہ لینے کی ممانعت بھی ہے۔ اور یہ امر موجب خسران مبین ہے۔

مشورہ طلب کرنے کے موقعہ پر ایک نازک ذمہ داری انسان پر عائد ہوتی ہے۔ وہ مشورہ طلب بات کا امین بن جاتا ہے۔ جس معاملہ میں ضرورت مشورہ محسوس کی گئی ہے اسے افشاء کرنا قومی و انفرادی خیانت اور بددیانتی ہے۔ مشورہ دینے والا اسے پردہ اخفا میں رکھے۔ اس سے اس کی ذاتی اصلاح بھی ہو گی۔ اخلاق میں پختگی بھی آئے گی۔ تب وہ بڑے بڑے رازوں کو سینہ میں دفن رکھنے پر قادر ہو گا۔

مشورہ دینے والے پر اور بھی اخلاقی ذمہ داریاں آپڑتی ہیں۔ وہ یہ کہ وہ خلوص نیت سے مفید مشورہ دے ذمہ دارانہ رویہ اپنائے، غیر جانبداری سے کام لے، مشورہ میں ابہام نہ ہو۔ دوٹوک رائے کا اظہار کرے۔ اور دیانت داری کو ملحوظ خاطر رکھے۔ تب وہ اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہو سکتا ہے۔

ان اوصاف سے متصف مشورے مفید ثابت ہوتے ہیں۔ اجر و ثواب کا موجب بنتے ہیں، اپنے اندر احسان کا رنگ رکھتے ہیں اور دعا کا پیش خیمہ ہوتے ہیں۔

انسان اگر اپنی حیات مستعار پر غور کرے، تو اسے معلوم ہو گا، کہ نیک مشورے ہی تھے۔ جنہوں نے اسے نازک موقعوں پر گھاٹے سے بچایا۔ ترقی کی راہ پر گامزن کیا۔ وہ نیک مشورہ دینے والے اس کے دل میں زندہ ہیں۔ ان کی یادیں ان کے ذہنوں پر نقش ہیں۔ موقعہ بہ موقعہ وہ ان کو یاد کرتا اور دعائے خیر سے نوازتا ہے۔

خدمت انسانیت کا تقاضہ ہے کہ آپ ان وجودوں کو قرطاس ابیض پر لائیں۔ جنہوں نے نیک مشوروں کے ذریعے آپ پر احسان کئے۔ اور وہ دعا کا حق رکھتے ہیں۔ بس قلم کو جنبش دیجئے جو محسوس کرتے ہیں۔ اسے نوک قلم پر لائیے۔ آپ کی یہ حرکت قلم بہتوں کو متحرک اور بیدار کر دے گی۔ نئی مفید اور کارآمد باتیں ظہور میں آئیں گی۔ اور تاریخ احمدیت کا یہ باب بھی نئے عنوان سے رقم ہوتا چلا جائے گا۔ خاکسار کو اب تک وہ زمانہ یاد ہے کہ گریجوایشن کرنے کے بعد جب عملی زندگی میں قدم رکھنے کی ضرورت درپیش آئی تو مستقبل کا لائحہ عمل مرتب کرنا دشوار نظر آیا۔ پروگرام بنتے اور بگڑتے رہے۔ ایسا لگتا کہ بند گلی میں پڑا ہوں۔ کوئی راہ سجھائی نہ دیتی۔ اللہ تعالیٰ نے یوں سامان مہیا فرمائے کہ دل میں تحریک پیدا ہوئی کہ فلاں بزرگ سے مشورہ کیا جائے کہ اب روزگار کی کون سی لائن اختیار کی جائے۔ محض گریجوایشن تو کلرکی کے کام آ سکتی تھی۔ جبکہ اس کے واسطے سٹینوگرافی اور ٹائپ کی مہارت کی ضرورت تھی۔ اور اس میں بس اللہ ہی کا نام تھا۔ غم روزگار کشاں کشاں بزرگ کے پاس لے گیا۔ علیک سلیک کے بعد مدعا بیان کیا۔ تو انہوں نے مشورہ دیا کہ خاکسار ایجوکیشن کی فنی تعلیم یعنی بی۔ ایڈ کر لے۔ فائدہ ہو گا۔ چنانچہ خاکسار نے مصمم ارادہ کر کے اسی لائن کو اختیار کرنے کی نیت باندھی۔ قریب ترین اس تعلیم کا ادارہ گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن فیصل آباد میں داخلہ کی غرض سے کاغذات جمع کروا دیئے اور اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے دعائیں رنگ لائیں اور ہم کالج کے ریگولر سٹوڈنٹ ہو گئے۔ دوران تکمیل کورس بھی ایک محترم ہستی رہنمائی کے لئے کام آئی۔ ماڈل سبق کا مرحلہ آیا اور خاکسار نے اسے انگریزی میں تحریر کرنے کا پروگرام بنایا۔ ابتدائی سکیچ تیار کیا۔ اور رہنمائی کے لئے نیز مشورہ کی غرض سے اس محترم وجود کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ آپ نے مسودہ پر نگاہ ڈالی۔ مناسب اصلاح فرمائی۔ لیکن ساتھ ہی مفید مشورہ دیا کہ سبق کی تیاری اردو میں کریں۔ سودمند رہے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ہمیں اس "ماڈل سبق" میں A گریڈ ملا۔ ورنہ شوق انگریزی تو ہمیں لے ڈوبا تھا۔ مجموعی نمبر بہت متاثر ہوتے اور شائد ہی گریڈ پر فائز و متمکن ہوتے۔ یہ نیک مشورہ دینے والے محترم استاذی

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹرنذیر احمد مظہر

باطنی ماحولیاتی آلودگی، نقصانات اور حل

ماحولیاتی آلودگی کے بارہ میں تو ہم اکثر و بیشتر پڑھتے ہی رہتے ہیں مگر بیرونی ماحول کی طرح انسان کا ایک اندرونی اور باطنی ماحول بھی ہے جس کی تطہیر بھی بے حد ضروری ہے۔

خارجی ماحول جس میں ہم رہتے ہیں اور سانس لیتے ہیں کی آلودگی سے بطور خاص نظام تنفس کے اعضاء کے عوارض جنم لیتے ہیں جبکہ داخلی آلودگی سے ان گنت ایسی امراض پیدا ہوتی ہیں جن کی فہرست خاصی طویل ہے۔

انسان کے اندرونی ماحول کی پاکیزگی و طہارت کے لئے خالق کائنات نے چار قسم کے اعضاء پیدا کئے ہیں جنہیں نظام اخراج فضلات کے اعضاء کہا جاتا ہے جو یہ ہیں:-

(I) پھیپھڑے (II) جلد (III) گردے (IV) امعاء (انتڑیاں) زیر نظر مضمون کا تعلق موخر الذکر عضو یعنی امعاء سے ہے۔ جب ہماری کھائی ہوئی غذا کا وہ فاضل حصہ جو فضلہ کی شکل میں خارج ہونا چاہئے کا کسی قدر حصہ اندر ہی رکا رہ جائے اور بکلی خارج نہ ہو تو اس برازی زہر و تعفن کے بخارات ہمارے باطنی ماحول کو کئی سے طرح سے متاثر کر کے گوناں گوں امراض و عوارض میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ ہمارے خارجی ماحول میں یہی فضلہ (Pollution) (خارجی ماحولیاتی آلودگی) کا باعث بھی بنتا ہے اول الذکر وہ باطنی و داخلی ماحولیاتی آلودگی ہے جو اس عارضہ سے پیدا ہوتی ہے جسے طبی اصطلاح میں Constipation یا قبض کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔

اگرچہ اس باطنی آلودگی کے اسباب مختلف لوگوں میں مختلف ہوا کرتے ہیں مگر عمومی اسباب درج ذیل ہیں:-

(I) چھلکا اتری ہوئی بے ریشہ اغذیہ کا کثرت استعمال مثلاً میدہ کی مصنوعات نان، ڈبل روٹی، بند، کیک، بسکٹ، سموسے وغیرہ (II) پھلوں سبزیوں کی بجائے ان کے جوسز کا استعمال، (III) چائے کا کثرت استعمال، تمباکو نوشی (IV) ذہنی کثرت کار (V) مسلسل زیادہ بیٹھنا ورزش و جسمانی حس و حرکت کا فقدان (VI) بعض اعصابی و ذہنی اور نفسیاتی عوامل مثلاً ذہنی تفکرات و پریشانی وغیرہ۔

حل موٹے ان چھنے آٹے کی خشک روٹی، اناج و دالیں مع چھلکا استعمال کی جائیں۔ سبزیاں و پھل بکثرت استعمال کئے جائیں۔ اور جو دیگر اسباب اوپر بیان ہوئے ہیں ان سے محترز رہا جائے۔

موٹا ان چھنا آٹا میسر نہ آسکے تو بازار سے ملنے والا چوکر صاف کر کے دو تا چار چمچ (چائے بھر) فی چپاتی کے حساب سے آٹے میں ملا کر اس کی روٹی تیار کرائی جائے تو ہمارے تجربہ میں قبض کا بے ضرر قدرتی غذائی علاج ہے۔ اس میں وٹامنز زیادہ کیلوریز کم ہوتی ہیں اور موٹاپے و ذیابیطس کے مریضوں کے لئے بطور خاص بہت مفید ہے۔ یہ خیال کہ جب چوکر ہماری آنت میں پہنچ کر ہضم ہی نہیں ہوتا تو اس کے استعمال کی ضرورت ہی کیا ہے باطل ہے۔ دراصل ہماری روزمرہ کی خوراک میں یہ چوکر وہ اہم جزو ہے جس کی وجہ سے خوراک کا ضروری حصہ آسانی سے ہضم ہو جاتا ہے جس خوراک میں ریشہ نہیں ہوتا وہ خوراک آلات ہضم میں جاکر آپس میں چمٹ کر چکنی مٹی کے گولے کی مانند ساکن پڑا رہتا ہے۔ اس کے برخلاف چوکر کی آمیزش والی خوراک آلات ہضم میں پہنچ کر پھس پھسی شکل اختیار کر لیتی ہے جس کی وجہ سے ہاضم جوس ان میں پورے طور پر جذب ہو کر خوراک کو جلد ہضم کرنے اور بدن سے جلد خارج ہونے میں مدد دیتا ہے۔

چوکر کا دباؤ بڑی آنت میں جمع شدہ فضلہ پر پڑ کر اخراج کرنے والے پٹھوں میں تحریک پیدا کرتا ہے۔ گویا کہ چوکر والی خوراک آلات ہضم کی ورزش کا باعث بنتی ہے۔ اس عمل سے غلاظت کا اخراج بآسانی ہو جاتا ہے اور قبض کبھی نہیں ہونے پاتا۔

پھسلانے کا یہ قدرتی عمل بغیر چوکر کی خوراک کے پیدا نہیں کیا جا سکتا۔ ایسی چیزیں تو آلات ہضم میں پڑی پڑی صرف تعفن ہی پیدا کرتی ہیں بایں وجہ قدرتی علاج کے ماہرین نے چوکر کو ہر قسم کی آلات ہضم کی آلودگیوں کی تطہیر کا تیر بہدف علاج قرار دیا ہے۔

ایک ماہر علاج بالغذاء کے مطابق بغیر چوکر کے آٹے کی روٹی قبض بد ہضمی، گنٹھیا (جوڑوں کا درد) ضعف و نقاہت اور قلب کی بیماریاں پیدا کرتی ہے۔ مشہور فلاسفر سقراط نے ان چھنے آٹے کو تمام امراض معدہ میں مفید بتایا ہے۔

جب چوکر کا ریشہ نظام ہضم میں داخل ہوتا ہے تو آنتیں اسے آسانی سے آگے دھکیلنے لگتی ہیں اور بہت جلد باہر خارج کر دیتی ہیں۔ یہ نباتاتی ریشے خود تو خارج ہوتے ہی ہیں مگر اپنے ساتھ آنتوں میں چمٹے ہوئے ردی فضلات کو بھی باہر لے آتے ہیں اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ چوکر کا یہ غیر منہضم نباتاتی ریشہ کتنا ضروری ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آٹے میں جس قدر چوکر قدرتی طور پر پایا جاتا ہے اس میں کچھ اضافہ کر کے کھانا چاہئے یا اتنا ہی کافی ہے۔ اس کا آسان جواب یہ ہے کہ اگر ہماری غذا میں اناج و دالیں بمعہ چھلکا خشک میوے، پھل اور سبزیاں بکثرت شامل ہوں تو آنتوں کا فعل خود بخود بغیر کسی دوسری تحریک کے باقاعدہ جاری رہے گا لیکن بہت کم لوگ ایسے ہوں گے جن کی غذا میں یہ سب چیزیں صحیح تناسب میں موجود ہوتی ہیں۔

لہٰذا اگر ہو سکے تو متناسب غذا کا التزام کیا جائے ورنہ بصورت دیگر آٹے میں چوکر کی مقدار حسب ضرورت بڑھا دینی چاہیے حتیٰ کہ ہمیشہ آنتوں کی صفائی کا عمل بخوبی سرانجام پاتا رہے۔

ایک خیال کے مطابق ایک کلو ان چھنے آٹے میں ایک چھٹانک (50 گرام) چوکر ملا دیا جائے تو نباتاتی ریشہ کی کمی پوری ہو جاتی ہے۔ مگر چھنے ہوئے آٹے میں یہ مقدار زیادہ ملانی چاہئے۔ ایک اور خیال کے مطابق تیس گرام یومیہ چوکر کا استعمال ہونا چاہئے۔

اگر چوکر ملے آٹے کی روٹی ہرے پتے والی سبزیوں کے ساتھ کھائی جائے تو آنتوں کی صفائی کے لئے اس سے بہتر کوئی علاج نہیں۔ ہر قسم کی پرانی قبض اس سے بفضلہ تعالیٰ رفع ہو جاتی ہے۔ صرف پندرہ دن باقاعدگی کے ساتھ استعمال کر کے اس کا تجربہ کیا جا سکتا ہے۔ اگر اللہ چاہے تو بہت تسلی بخش نتائج برآمد ہوں گے۔

چوکر یا چھان کا استعمال محض انتڑیوں کی آلودگی کی طہارت کے لئے ہی مفید نہیں بلکہ اس میں موجود وٹامن بی جسم کے لئے قوت بخش اثر بھی رکھتے ہیں۔ جن سے امراض کے خلاف قوت مدافعت مرض بھی پیدا ہوتی ہے۔ اس کے استعمال سے دماغ از حد طاقت ور ہو جاتا ہے۔ دائمی نزلہ زکام و سر درد میں بھی بہت مفید ہے۔ ان عوارض میں چھان کو پانی میں خوب ابال کر چھان لیں اور دودھ شکر و بادام و الائچی کا اضافہ کر کے صبح و شام استعمال کرنے کو معمول بنا لیں۔

یاد رکھیں چھلنی آپ اور آپ کی صحت کی دشمن ہے۔ اس لئے کہ آپ کو مفید صحت قیمتی اجزاء سے محروم کر دیتی ہے۔ لہٰذا اسے ہمیشہ آٹے سے دور رکھئے۔ ورنہ یہ چھلنی آپ کی صحت کو چھلنی کر کے رہی رہے گی۔

آخر میں اس موضوع سے متعلق چند اہم ارشادات نبویہ ؐ پیش کر کے اس مضمون کو ختم کرتے ہیں۔

ایک مرتبہ حضرت ام ایمن ؓ نے حضور پاک ﷺ کو کھانے کی دعوت دی اور چھنے ہوئے سفید آٹے کی روٹی پیش کی تو آپ ؐ نے دیکھ کر فرمایا تم نے آٹے میں سے جو کچھ نکالا ہے اس کو اس میں دوبارہ شامل کرو اور پھر تیار کرو

(علاج نبوی ؐ اور جدید سائنس صفحہ 302)

جو کے دلیہ کے بارہ میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ خدا کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ پیغمبری عطا کی ہے یہ پیٹ کو اس طرح صاف کر دیتا ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنے چہرے کو پانی سے دھو کر غلاظت کا اتار دیتا ہے۔

(علاج نبوی ؐ اور جدید سائنس صفحہ 314)

نیز آپ ؐ نے فرمایا اپنے دستر خوان کو سبزیوں سے مزین کرو۔

(علاج نبوی ؐ اور جدید سائنس صفحہ 313)

بقیہ صفحہ 3

چاہئے۔

ہومیو پیتھک میں بہت سی دوائیں ہیں جو کام آتی ہیں جیسے نیٹرم میور اور تشنج کو دور کرنے کے لئے ہائیڈروفوبینم اور ہائیڈروسائینک ایسڈ، ان دونوں کا کمبی نیشن بعض دفعہ فوری اثر دکھاتا ہے۔ گھرے دمے کے رجحان کے لئے فاسفورس بہت اچھی دوا ہے۔ اس کو ٹھیک کرنے کے لئے بچپن میں اینٹی بائیوٹک کی ضرورت نہیں رہتی اور اگر زیادہ بخار ہو صرف سلیشیا کام نہ آئے تو فیرم فاس + سلیشیا + کالی فاس + کالی میور یہ کمبی نیشن بہت مفید ہے۔ لیکن اگر مستقل علاج کرنا ہو تو بخار کے بعد فاسفورس مستقل دینے سے دمے کے خلاف ایک مدافعت پیدا ہو جاتی ہے اور مریض عموماً Improve کر جاتا ہے۔ اور فوری اور ہنگامی ضرورت ہو تو اس میں بعض کیسز میں میگ فاس 6X گرم پانی میں ملا کر بار بار دی جائے تو وہ تشنج کو دور کر دیتی ہے۔ اگر وہ کام نہ آئے تو بیلاڈونا 30 اور نکس وامیکا 30 یہ کمبی نیشن تشنج کو دور کرتی ہے۔ ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ اگر ٹھنڈے یعنی ٹھنڈا پانی پینے وغیرہ سے تشنج زیادہ ہو جائے تو اس میں میگ فاس بہت موثر ہوگی۔ لیکن اگر گرم سے یا گرم ٹکور سے تشنج بڑھتا ہو تو اس میں نکس وامیکا کے ساتھ بیلاڈونا اگر ملا دیں تو فوری Crisis میں بہت مفید ہے۔

Opium CM کے بارے میں کہتے ہیں کہ خوف کا اثر ایسا رہ گیا ہو کہ اس واقعہ کے ذکر سے جو سالوں پہلے ہوا ہو مریض پھر خوفزدہ ہو جائے۔ اس میں اوپیم CM کی طاقت میں دینی چاہئے اس سلسلے میں میں نے اوپیم ایک ایسی بچی کے اوپر استعمال کی تھی جو بوسنیا سے آئی تھی اور اس نے اتنے مظالم دیکھے اپنی آنکھوں کے سامنے کہ ہر وقت ڈر جاتی تھی۔ میرے پاس لانے لگے تو اس کے چہرے پر میں نے خوف دیکھا تو میں نے کہا کہ اس طرح نہ اس کو میرے پاس لاؤ اور ڈر جائے گی۔ پھر آہستہ آہستہ پیار کر کے وہ تھوڑی سی بے تکلف ہوئی۔ اس کو میں نے اوپیم اور اس کے ساتھ ایک دو اور دوائیں دی تھیں۔ اوپیم 200 میں دی تھی۔

دانتوں کے اپریشن سے پہلے آرنیکا استعمال کی جائے ملی فولیم دی جائے تو خون کے اخراج کے رجحان کو کنٹرول کرتا ہے۔ فاسفورس اور ملی فولیم اپریشن کے بعد 30 میں دی جائے تو مفید ہے۔ ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ دانت کے اپریشن سے پہلے 200 یا 1000 طاقت میں فاسفورس دے دی جائے تو بلیڈنگ بہت کم ہوتی ہے اور زخم جلدی مندمل ہو جاتے ہیں۔

پیروکارپس کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ ایک روزمرہ کی بیماری یعنی وبائی بیماری Mumps (کن پیڑے) کے لئے بہتر ہے۔ دو دوائیں جو ملتے جلتے نام رکھتی ہیں اور بعض دفعہ ایک کی بجائے دوسری یاد آجاتی ہے۔ سنفورک کارپس اور پیروکارپس۔ سنفورک کارپس حمل کی متلی روکنے کے لئے چوٹی کی دوا ہے۔ اس دوران اگر ایسی حالت ہو کہ کوئی چیز بھی حاملہ عورت کو موافق نہ آئے یعنی کوئی بھی چیز اندر نہ ٹھہرے۔ ایسی صورت میں سنفورک کارپس چند دن استعمال کریں۔ ایک ہفتہ کے اندر اندر متلی غائب ہو جائے گی۔ پیروکارپس Mumps کے حملے میں اگر 30 میں روزانہ دے دی جائے تو کوئی نقصان نہیں۔ دن میں تین دفعہ تین دن تک روزانہ دی جائے۔ اور پھر تین دن ناغہ کیا جائے اس طرح پھر تین دن روزانہ دن میں تین دفعہ یہ فارمولا Mumps کے خلاف Preventive ہے۔ لیکن Mumps ظاہر

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہونے سے بہت پہلے لگ چکے ہوتے ہیں۔ عام طور پر بیس اکیس دن پہلے Mumps ظاہر ہونے سے پہلے وہ دوسروں کو لگ چکے ہوتے ہیں۔ یہ جو دور ہے Mumps کے ظاہر ہونے سے پہلے وہ سب سے زیادہ خطرناک دور ہے اس لئے کہ کچھ بھی پتہ نہیں چلتا اور بعض دفعہ لیٹ ہو جاتے ہیں اس لئے Mumps کے متعلق اگر خبر شائع ہو جائے تو اپنے گھر میں داخل ہونے کا انتظار نہ کریں فوراً یہ دوا شروع کر دیں اگر ایک دفعہ انفیکشن ہو جائے تو Preventive نہیں ہے۔ پھر یہ اپنا پورا Period لیتا ہے۔

سلفیورک ایسڈ کے متعلق یہ ہے کہ اگر Bruising ہو گئی ہو جسے پنجابی میں "گجی سٹ" کہتے ہیں یعنی ایسی چوٹیں لگی ہوں کہ زخم نہ بنے ہوں۔ اندر ہی اندر گٹھلیاں رہ گئی ہوں وہ اگر لمبا عرصہ Persist نہ کریں اور آرنیکا فائدہ پہنچانے کے بعد بے کار ہو چکا ہو تو سلفیورک ایسڈ کا ایک استعمال مغربی معاشرہ میں بہت عام ہو سکتا ہے۔ ایک قطرہ سلفیورک ایسڈ کا ایک گلاس پانی میں ملا کر تین خوراکوں میں مریض کو پلائیں تو Alcohlics کے لئے اتنا مفید ہے کہ شراب کی خواہش ہی مٹ جاتی ہے۔ اس کو دوسری Drugs میں استعمال نہیں کیا گیا اس کو دوسری Drugs کے تعلق میں بھی استعمال کر کے دیکھنا چاہئے۔

آپریشن سے پہلے اور آپریشن کے بعد جو چیزیں تجربے میں آئی ہیں ان میں جو رحم کے نکالنے کے آپریشن کے وقت آرنیکا 30 پہلے بھی یعنی ایک رات پہلے اور چند دن پہلے بھی اور اپریشن سے ایک منٹ پہلے بھی دوہرائی جائے۔ اپریشن کے بعد کاسٹیکم 30 مفید ہے۔ عورتوں کی اندرونی رحمی تکلیفیں جن میں اپریشن کے نتیجہ میں زخم بن گئے ہوں اور دکھن کے آثار رہ گئے ہوں۔ ان میں آرنیکا 30 بہت مفید ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل لندن 15-21 نومبر 1996ء)

بقیہ صفحہ 5

افسوس یہ امامت احمدیہ کا عاشق صادق اور احمدیت کا فدائی اور دین حق کا نڈر سپاہی ہم سے جدا ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ جنت میں ان کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

بقیہ صفحہ 5

امان اللہ خاں قریشی صاحب ہیں۔ جن کی بدولت ہماری بی۔ ایڈ سند A گریڈ سے مزین ہے۔ اس نیک مشورہ پر میں ان کے واسطے دعاگو رہتا ہوں۔

بی ایڈ میں داخلہ کا مشورہ دینے والے بزرگ محترم سید کرم شاہ صاحب آف گوجرہ تھے۔ دلی دعائیں ان کے لئے زیر لب رہتی ہیں۔ اسی نیک مشورہ کی بدولت بی ایڈ سکیل پر کام کر رہا ہوں۔ مفید اور نیک مشورے ضرور کام آتے ہیں۔ بی

اے کرنے کے بعد جب بی ایڈ میں داخلہ لیا تو اس سے پہلے کی بات ہے کہ خاکسار گورنمنٹ کی ایک عارضی جاری کردہ سکیم کے تحت ٹیچنگ کے شعبہ سے منسلک ہو گیا۔ جس ادارہ میں تعیناتی ہوئی۔ وہاں تین ٹیچر پہلے ہی احمدی موجود تھے۔ ظاہر ہے کہ ان سے راہ و رسم پیدا ہو گئی ان میں سے ایک میرے استاد مکرم بھی تھے۔ محترم چوہدری نصیر احمد رانجھا صاحب۔ بزرگ اور استاد ہونے کے ناطے ان سے بے تکلفی نہ تھی۔ دوسرے دو احمدی ٹیچرز کے ساتھ پردہ تکلف اٹھ چکا تھا۔ یہ تھے مکرم چوہدری منیر احمد رانجھا اور مکرم چوہدری محمد اقبال رانجھا صاحب ان ہر دو احباب نے مشورہ دیا کہ آپ اس شعبہ میں ہیں۔ تو علم کو ترقی دیں۔ ایم اے تاریخ کر لیں۔ مفید مشورہ کے ساتھ اکثر کتب تاریخ بھی عنایت کیں' اب ایم اے کرنے کا جنون تھا اور ہم تھے پڑھائی واجبی کی اور امتحان دے ڈالا۔ پنجاب یونیورسٹی نے ہمیں پاس کر دیا۔ یہ ایم اے پھر تقرری اور Pay میں بہت کام آیا۔ اس نیک مشورہ کی بنا پر یہ احباب بھی یادوں کے چراغ بنے ہوئے ہیں۔ اور دعا کا حصہ پاتے ہیں۔ پس نیک مشورے احسان اور دعا کا رنگ رکھتے ہیں۔ ہم نیک اور مفید مشورہ دے کر دونوں طرح کی نیکیاں کما سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق عطا فرمائے۔ (اے اللہ تعالیٰ تو اسے قبول فرما)

بقیہ صفحہ 4

مجبور نہیں کرتا ہر شخص کو اظہار خیال کی آزادی دی جاتی ہے اور ہر شخص کو عقیدہ کے انتخاب میں کھلا چھوڑ دیا جاتا ہے اور یہی وہ آزادی ہے جس کے لئے لوگ دنیا میں ترستے ہیں اور جھگڑے پیدا ہو جاتے ہیں۔ انسانوں آپس میں عدم برابری بھی امن عالم کو تباہ کرنے کا باعث بنتی ہے۔ دین حق تمام لوگوں کو برابری کا درجہ دیتا ہے وہ نہ رنگ اور نہ نسل اور نہ کسی دنیاوی طاقت کو عزت کے مقام پر کھڑا کرتا ہے بلکہ وہ یہ کہتا ہے کہ جو شخص جتنی خدا سے محبت کرتا ہے اور اس سے ڈرتا ہے اتنا ہی زیادہ عزت پانے کا مستحق ہے۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے اس لیکچر کے بعد بعض حاضرین کے سوالات کے جواب بھی دیئے اور ان کے علاوہ عشائیے پر جو سوالات کئے گئے ان کے جواب بھی دیئے یہ سب کچھ نہایت خوشگوار ماحول میں ہوا۔

بقیہ صفحہ 1

انسان کو خدا تعالیٰ کے حضور برگزیدہ اور معزز بنا دیتی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کا سچا فرمانبردار ہو جاوے۔

فرمانبرداری کا معیار ہے۔ ایک طرف انسان کے نفسانی جذبات کچھ چاہتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے احکام کچھ اور۔ اب دیکھیں کہ آیا خدا تعالیٰ کے احکام کو انسان مقدم کرتا ہے یا اپنے نفسانی اغراض کو (اسی طرح رسم و رواج۔ عادات کسی کا دباؤ حسب جاہ و رعایت قانون قومی ایک طرف کھینچتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا حکم ایک طرف) اس وقت دیکھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے حکم کی طرف جھکتا ہے یا اس پر دوسرے امور کو ترجیح دیتا ہے۔ اب اگر اللہ تعالیٰ کے احکام کی قدر کرتا اور ان کو مقدم کر لیتا ہے تو یہی خدا کی فرمانبرداری ہے۔

(از خطبہ 17- مئی 1901ء)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم ملک بشارت احمد صاحب ولد ملک مبارک احمد خان ساکن اٹک شہر جو کہ دو دفعہ اسیر راہ مولیٰ ہو کر عدالت سے باعزت بری ہو چکے ہیں مورخہ 17 ستمبر 1995ء کی شام کو گھر سے کھانا کھا کر باہر نکلے۔ اور لاپتہ ہو گئے ہیں۔ ان کے بارے میں اگر کسی کو علم ہو تو درج ذیل پتہ پر اطلاع دے دیں۔ نیز دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ انہیں اپنی حفاظت میں رکھے اور جلد واپس گھر لائے۔

ملک مبارک احمد خان مکان B/42 اٹک شہر فون نمبر 4564۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم محمد صفدر صاحب ابن مکرم چوہدری محمد حسین صاحب احمد نگر کو مورخہ 96-10-26 کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ جس کا نام نوشابہ صفدر تجویز ہوا ہے۔ نومولودہ مکرم محمد عمر قمر صاحب سیکرٹری امور عامہ دارالعلوم غربی (حلقہ صادق) کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک و خادمہ دین بنائے۔

اعلان داخلہ

○ پاکستان سٹڈی سنٹر کراچی یونیورسٹی نے پاکستان سٹڈیز میں ایم اے پروگرام میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ امیدوار کا کم از کم سیکنڈ ڈویژن بیچلر ہونا ضروری ہے داخلہ فارمز چار تا دس دسمبر 96ء کے دوران یونیورسٹی اور کراچی شہر میں واقع نیشنل بینک آف پاکستان کی مختلف شاخوں سے دستیاب ہوں گے۔ داخلہ فارمز جمع کروانے کی آخری تاریخ 12 دسمبر 96ء مقرر ہے۔

(نظارت تعلیم)

عشرہ وقف جدید

○ عشرہ وصولی چندہ وقف جدید 29- نومبر تا 8- دسمبر 96ء منایا جا رہا ہے۔

○ احباب کو تحریک کریں کہ اپنے وعدے سے کچھ نہ کچھ زائد ادائیگی فرمائیں۔

○ یہ تسلی کر لیں کہ جماعت کے جملہ افراد بڑے اور بچے' مرد اور عورتیں تمام کے تمام مالی وسعت کے مطابق وقف جدید کی مالی قربانی میں شامل ہوں۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

منگل 3- دسمبر 1996ء

12-00 رات- جرمن پروگرام۔
1-00 اردو کلاس (نیا)۔
2-00 تعلیم دین حق- روحانی خزائن۔
2-30 حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ کے ساتھ ایک گفتگو۔
3-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت الرابع (دوبارہ)۔
4-00 نارویجین زبان سیکھئے۔
4-30 متفرق پروگرام۔
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-00 تلاوت- حدیث- خبریں۔
5-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت الرابع- (دوبارہ)۔
6-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)۔
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس- نصرت جہاں اکیڈیمی سپورٹس- (دوبارہ)۔
8-30 صبح اردو کلاس (دوبارہ)۔
9-30 نارویجین زبان سیکھئے۔
10-00 ترجمہ کلام الٰہی از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- (دوبارہ)۔
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-00 تلاوت- حدیث- خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت الرابع- (دوبارہ)۔
12-00 دوپہر- پشتو پروگرام- خطبہ- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
1-00 تعلیم دین حق- روحانی خزائن۔
1-45 لقاء مع العرب- (دوبارہ)۔
2-50 اردو کلاس (دوبارہ)۔
4-00 بنگلہ پروگرام۔
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-00 تلاوت- حدیث- خبریں۔
5-30 فرنچ زبان سیکھئے۔
6-00 خطبہ از حضرت امام جماعت الرابع۔
7-00 (رات) ترجمہ کلام الٰہی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
8-00 ہم اور ہماری نفسیات- از ڈاکٹر محمد علی (نمبر 1)
9-00 لقاء مع العرب (نیا)۔
10-00 نارویجین پروگرام- (-) اصول کی فلاسفی۔
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-0 تلاوت- حدیث- خبریں۔
11 چلڈرنز کارنر۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت لائبریری۔ ربوہ

خبریں

ربوہ: 2۔ دسمبر۔1996ء
درجہ حرارت کم از کم 10 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 23 درجے سنٹی گریڈ

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس سید سجاد علی شاہ نے کہا ہے کہ آئین جیسا بھی ہو مارشل لاء سے بہتر ہے۔ ججوں کی تقرری کے بارے میں صدارتی ریفرنس کی سماعت کے دوران انہوں نے آبزوریشن دیتے ہوئے کہا کہ آئین کو قابل عمل بنا کر مارشل لاء کا راستہ کیوں نہیں روکا جاتا؟ ہر مارشل لاء کے بعد طاقت کا توازن صدر کی جانب جھکا قانون سازی پارلیمنٹ کا کام ہے عدلیہ صرف تشریح کرتی ہے۔ اس بات پر کیوں زور دیا جا رہا ہے کہ صدر وزیر اعظم کی ایڈوائس پر جوں کا توں عمل کرے۔ چیف جسٹس نے کہا کہ ہم سسٹم بچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ عوام جاننا چاہتے ہیں کہ بنیادی حقوق کیا ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پارلیمنٹ توازن پیدا کرنے میں ناکام ہو گئی۔ آئین میں ابہام دور کرنا پارلیمنٹ کا کام ہے۔

○ ججز کیس میں نائب صدر بار کونسل نے اپنے دلائل میں کہا کہ 1973ء کے اصل دستور میں وزیر اعظم کے اختیارات پر زیادہ زور تھا۔ آرٹیکل 90 وزیر اعظم کو چیف ایگزیکٹو قرار دیتا تھا۔ آرسی او کے ذریعے ترمیم ختم کر دی گئی۔

○ سپریم کورٹ میں اسمبلی توڑے جانے کے خلاف قومی اسمبلی کے سپیکر کی طرف سے دائر کردہ رٹ درخواست کے قابل سماعت ہونے کے بارے میں سپریم کورٹ نے ابتدائی دلائل سنے۔ صدر کے وکیل نے سوال اٹھایا کہ اسمبلی ٹوٹنے سے سپیکر کے بنیادی حقوق متاثر نہیں ہوئے۔

○ سپریم کورٹ میں قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر یوسف رضا گیلانی کے وکیل مسٹر افتخار گیلانی نے اپنے دلائل میں کہا کہ سپیکر کا منصب پانچ سال کے لئے ہے اسمبلی توڑنے کے صدارتی فرمان سے ان کے بنیادی حق کی نفی ہوئی ہے۔

○ لندن میں مسٹر نواز شریف اور الطاف حسین کے درمیان ملاقات میں سیٹوں پر سمجھوتہ ہو جانے کی خبر دی گئی ہے۔ اڑھائی گھنٹے کی طویل ملاقات میں سیاسی صورت حال اور آئندہ انتخابات کے بارے میں مشترکہ حکمت عملی پر غور کیا گیا۔ طے پایا ہے کہ ایک دوسرے کے خلاف امیدوار کھڑے نہیں کئے جائیں گے۔ تاہم ایم کیو ایم کے کراچی کے ذرائع نے کہا ہے کہ ابھی ان کو لندن سے کوئی اطلاع نہیں ملی۔

○ گورنر پنجاب نے تعلیمی اداروں کے ہوسٹلوں سے غیر طلباء کو فوری طور پر نکالنے کا حکم دے دیا ہے۔ اسلحہ کی نمائش پر پابندی لگا دی جائے گی افراتفری پھیلانے والے سماج دشمن عناصر کے خلاف سخت ایکشن لیا جائے گا۔ باز نہ آنے والوں کو سخت سزا دی جائے گی۔ وائس چانسلروں کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے گورنر نے کہا کہ طلباء کے ہاتھ میں اسلحہ نہیں کتابیں ہونی چاہئیں۔

○ آرمی چیف جنرل جہانگیر کرامت نے صدر مملکت سے ایک ہفتے میں تیسری ملاقات کی۔ بعد میں اس ملاقات میں مشیر خزانہ مسٹر شاہد جاوید برکی بھی شامل ہو گئے۔

○ سندھ ہائی کورٹ نے ایڈووکیٹ جنرل کو ہدایت کی ہے معلوم کیا جائے کہ آصف زرداری کہاں ہیں۔ اور یہ بھی بتایا جائے کہ ان کو کس قانون کے تحت گرفتار کیا گیا ہے۔

○ گزشتہ روز سپریم کورٹ میں بے نظیر بھٹو کی طرف سے دائر کردہ رٹ درخواست کی سماعت وقت ختم ہو جانے کی وجہ سے نہ ہو سکی۔

○ چین کے صدر مسٹر ژیانگ زیمن نے پاکستان کے دورے کے دوران کہا ہے کہ بھارت کشمیر میں انسانی حقوق کی پامالی کا سلسلہ بند کرے۔ یہ مسئلہ اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق حل ہونا چاہئے۔ مقبوضہ کشمیر میں انتخابات استصواب کے متبادل نہیں ہو سکتے۔ کشمیریوں کو آزادی حاصل کرنے کا مکمل اختیار ہے۔

○ چین کے صدر پاکستان پہنچے تو اسلام آباد ائرپورٹ پر صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے ان کا شاندار خیر مقدم کیا۔

○ صوبہ سرحد کی کابینہ نے 50 روپے فی ایکڑ کے حساب سے زرعی ٹیکس کی منظوری دے دی ہے۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ غنوی بھٹو کا سیاست میں آنے کا فیصلہ سندھ کی سیاست میں چیلنج ثابت ہو گا۔ بے نظیر نصرت بھٹو کو رہبر چیئر پرسن بنانے کا فیصلہ کر کے پارٹی سے الگ ہونے والوں کی مہم روکنے کی کوشش کی ہے۔ یہ صورت حال بے نظیر کے لئے پریشان کن ہے۔

○ جسٹس ملک سعید حسن کی سربراہی میں قائم کردہ کمیشن نے بینکوں اور مالیاتی اداروں میں قرضوں اور بدعنوانیوں کی تحقیقات کے بعد اپنی جو رپورٹ صدر کو پیش کی۔ اس کے بارے میں صحافیوں کو انہوں نے بتایا ہے کہ بینکوں سے لئے گئے 120۔ ارب روپے کے قرضے ڈوب گئے ہیں۔ اس کے باعث بینکوں کی حالت بہت خراب ہو چکی ہے۔ یہ رقم خورد برد کرنے والوں کی تعداد بھی 120 ہی ہے۔ ان میں بہت بڑے بڑے نام شامل ہیں۔ رازداری کی ذمہ داری کے تحت انہوں نے نام بتانے سے انکار کیا۔

○ پیپلز پارٹی آزاد کشمیر میں بھی بھٹو گروپ بنے گا۔ بیرسٹر سلطان محمود اور ممتاز راٹھور ایک دوسرے کے خلاف عدم اعتماد کی تحریکیں لائیں گے۔

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس سید سجاد علی شاہ نے کہا ہے کہ ادویات کی قیمتیں بہت زیادہ ہیں۔ پالیسی پر نظر ثانی ہونی چاہئے۔

○ لاہور کے ہزاروں سینٹری انسپکٹروں نے برطرفیوں کے خلاف ہڑتال کر دی ہے۔ سول سیکرٹریٹ تک جلوس نکالا گیا بحالی تک ہڑتال جاری رکھنے کا اعلان کر دیا گیا۔ شہر میں گندگی کے ڈھیر لگنے سے تعفن اور بدبو میں اضافہ ہو گیا۔

○ ممتاز صنعت کار سیٹھ عابد نے اس خبر کی تردید کی ہے کہ انہوں نے آئی جی پنجاب کی تقرری کے لئے سفارش کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں آئی جی کو جانتا تک نہیں۔

○ پیپلز پارٹی کے اینٹی بے نظیر گروپ نے اپنا نام زیڈ اے بی (ذوالفقار علی بھٹو) رکھنے کا اعلان کیا ہے اس کے چیف آرگنائزر رانا شوکت محمود اور جنرل سیکرٹری ڈاکٹر غلام حسین ہوں گے۔ جانباز مرزا کو پنجاب کا آرگنائزر بنا دیا گیا۔ ان رہنماؤں نے اپنے کنونشن میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بے نظیر کی مت ماری گئی ہے۔ وہ ظالم ڈکٹیٹر اور بری ایڈمنسٹریٹر ہیں۔ انہوں نے خودکشی کر لی ہم نہیں کریں گے۔ ان کی جماعت پیپا پارٹی ہے۔ مرتضیٰ کے قتل کا کھرا بے نظیر کے گھر جاتا ہے۔ زرداری نے آزاد کشمیر بیرسٹر سلطان کو ۹۱ کروڑ میں بیچ دیا۔ حکومت رہتی تو پاکستان بھی بیچ دیتے۔

○ چین کے صدر مسٹر جیانگ زیمن نے کہا ہے کہ پاکستان کے ساتھ غیر فوجی ایٹمی تعاون جاری رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ میں 21ویں صدی کے لئے دوستی کی بنیاد رکھنے آیا ہوں۔

○ قومی سطح پر مفاہمت کے لئے صدر اور مسلم لیگ کے درمیان رابطے شروع ہو گئے ہیں۔ نگران بھی اس بارے میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ صدر کے ساتھیوں کے ساتھ انتخابی ایڈجسٹمنٹ پر غور شروع کر دیا گیا۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ لوگ انتخابات سے پہلے احتساب چاہتے ہیں۔ حساب چکائے بغیر کسی کی قیادت قبول نہیں کریں گے۔ نگرانوں کو بھی حساب دینا پڑے گا۔

○ پیپلز پارٹی نے الیکشن لڑنے کا اعلان کر دیا ہے اور امیدواروں سے درخواستیں طلب کر لی ہیں۔ شفاف الیکشن کا انعقاد شرط ہے۔ اقلیتوں کو بھی مسلمان امیدواروں کو ووٹ دینے کا حق دیا جائے تجاویز الیکشن کمیشن کو بھجوائیں گے۔ ریٹرننگ آفیسر ووٹنگ کے فوراً بعد نتیجہ کا اعلان کریں۔ مسٹر گورایہ کی بطور سیکرٹری الیکشن کمیشن تقرری 1990ء کی طرح دھاندلی کا منصوبہ ہے۔

○ ملتان میں شیعہ رہنما باقر زیدی کو قتل کر دیا گیا۔

○ پشتو فلموں کی مشہور اداکارہ مسرت شاہین جس نے ڈیرہ اسماعیل خان سے مولانا فضل الرحمان کے مقابلے میں قومی اسمبلی کا الیکشن لڑنے کا اعلان کیا ہے، کہا ہے کہ میں سپاہی کی بیٹی ہوں مولانا فضل الرحمان کے مقابلے سے دستبردار نہیں ہوں گی۔ کامیابی کے لئے ہر ووٹر کے در پر دستک دوں گی۔ انہوں نے مسٹر انور سیف اللہ کی اس پیشکش کا شکریہ ادا کیا کہ اگر وہ کہیں گی تو انہیں جونیجو لیگ کا ٹکٹ دے دیا جائے گا۔

○ ایک صدارتی ترجمان نے بتایا ہے کہ صدر نے 13961 ایکڑ اراضی بے ضابطگی سے نہیں بلکہ عدالت کے ذریعے حاصل کی۔

جیپ برائے فروخت: سی جے۔5
سرخ رنگ جیپ۔ بہترین حالت برائے فروخت
قمر احمد۔ ربوہ رابطہ فون
04524-212308

مطب حمید
مشہور دواخانہ
254634
گوجرانوالہ

تازہ مچھلی اور مرغ
ادریس فش شاپ
پروپرائیٹر شاہد احمد
رحمت بازار ربوہ
ائیر کنڈیشنڈ گاڑی نیز کاریں کرایہ پر دستیاب ہیں
محلہ دارالفضل مکان 32 چونگی نمبر 3 ربوہ

ناصر کلاتھ ہاؤس
ریلوے روڈ گلی 1 ربوہ
ہمارے ہاں وول کاٹن۔ سلک صوفہ کلاتھ۔ پردہ کلاتھ کی نایاب ورائٹی کے لئے تشریف لاویں۔ نیز لیڈر جیکٹ بھی دستیاب ہیں۔ پروپرائیٹر: سید ناصر احمد
فون: دکان: 434
گھر: 211244